Swami Ramanand Teerth Marathwada University, Nanded

سوامی رامانند تیرتھ مراٹھواڑہ یونیورسٹی، ناندیڑ

خاکہ برائے تحقیقی مقالہ بعنوان

اکیسویں صدی میں اُردو ناول ۔ایک جائزہ

رہنما: ڈاکٹر سلیم محی الدین

صدر شعبہ اُردو شیواجی کالج ضلع پربھنی

Email: saleempbn@gmail.com

cell:+91 99 23 042739

مقالہ نگار:

آمنہ فاروقی محمد امام الدین

لکچرر شعبہ اُردو پرمیلا دیوی پاٹل مہاودیالیہ نیکنور ضلع بیڑ

Email:amenasadaf91@gmail.com

cell:+91 99 23 677865

synopsis

Ekiswi Sadi Mein Urdu Novel - Ek Jayeza

synopsis - *phd URDU*

Title Subject - *Ekiswi Sadi Mein Urdu Novel- Ek Jayeza*

Research Center - *Swami Ramanand Teerth Marathwada University , Nanded*

University - *Swami Ramanand Teerth Marathwada University , Nanded*

Research Guide - *Dr. Saleem Mohiuddin (HOD Urdu Shri Shivaji College Parbhani)*

Research Schollar - *Amena Farooqui (Asst.Professor- Pramiladevi Patil Arts & Science College,Neknoor Dist. Beed)*

SYNOPSIS

مقالہ برائے	:	پی۔ایچ۔ڈی (اُردو)
عنوان	:	اکیسویں صدر میں اردو ناول۔ایک جائزہ
مرکز	:	سوامی رامانند تیرتھ مراٹھواڑہ یونیورسٹی، ناندیڑ
جامعہ یونیورسٹی	:	سوامی رامانند تیرتھ مراٹھواڑہ یونیورسٹی، ناندیڑ
تحقیقی رہنما	:	ڈاکٹر سلیم محی الدین (صدر شعبہ اردو شری شیواجی کالج، پربھنی)
تحقیقی طالب علم	:	فاروقی آمینہ محمد امام الدین (ریسرچ اسکالر)

☆ فہرست ابواب ☆

تمہید

	:	اکیسویں صدی میں اردو ناول۔ایک جائزہ
۱)باب اوّل	:	ناول کا مفہوم اور فن
باب دوّم	:	اردو ناول کا ارتقاء
باب سوّم	:	اکیسویں صدی کا ادبی وفکری پس منظر
باب چہارم	:	اکیسویں صدی کے نمائندہ ناول نگار
باب پنجم	:	اکیسویں صدی کے اہم ناولوں کا تجزیاتی مطالعہ
		اختتامیہ
		کتابیات ورسائل

اکیسویں صدی میں اردو ناول۔ایک جائزہ

یوں تو اُردو میں ناول نگاری کا آغاز ۱۸۵۷ء ڈپٹی نذیر احمد کے ناول مراۃ العروس سے ہوتا ہے۔ یہ ناول ابتدائی رجحانات اور ابتدائی ناول کے فن سے متعلق ایک اہم ناول تسلیم کی گئی ہے۔اس کے بعد اردو میں ناول نگاری کی اپنی ایک روایت رہی جس میں مختلف طرز تحریر موضوعات اور فنی اعتبار سے ناول نگاری دن بدن ترقی کی منزلیں طے کرتی رہی۔ناول کے آغاز سے لیکر تا حال یعنی اکیسویں صدی تک ناول کی اپنی تاریخ ہے۔اس دوران کئی تجربے کیے گئے۔ناول کی بلحاظ موضوع کئی قسمیں تسلیم کی گئی جن میں اصلاحی،معاشرتی،تاریخی،علامتی اور بچوں کے ناول وغیرہ شامل ہیں۔اس لحاظ سے ناول نگاری کی اہمیت وافادیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔

ناول حقیقی زندگی کی تصویر پیش کرتی ہے ہمارے اطراف میں جو بھی حادثات،واقعات، رونما ہو رہے ہیں ناول نگار اُسے اپنی حساس طبیعت وذہین کے ذریعہ صفحہ قرطاس پر اتارتا ہے۔اس لحاظ سے ناول آج کے دور کی ایک مقبول صنف کہی جاتی ہے۔لیکن اکیسویں صدی میں ناول کا اپنا ایک مزاج،طریقہ کار موضوع اور اسلوب رہا ہے اس لحاظ سے وہ پہلے کے ناول کے فن سے مختلف کہا جاسکتا ہے۔اسی کے پیش نظر راقم الحروف نے اکیسویں صدی کی ناول نگاری کا جائزہ یہ عنوان منتخب کیا ہے۔عنوان کو درج ذیل پانچ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔

۱) **باب اوّل:** ناول کا مفہوم اور فن:۔

ناول داستان یا افسانے کی ایک ترقی پسند شکل کہی جاسکتی ہے۔اردو میں اس فن کو مستقل حیثیت دینے میں انگریزوں کا قابل قدر حصہ رہا ہے ۱۸۵۷ء سے قبل داستان اور شاعری میں غزل،قصیدہ،مرثیہ وغیرہ جیسی کلاسیکل اصناف ادب کو اہمیت حاصل تھی لیکن جب سب کچھ اجڑ گیا حاکم قوم محکوم بن گئی۔ بدلتے ہوئے ماحول میں ادبی تقاضے بھی بدلے اور پھر نئی اصناف وجود میں آنے لگی انھیں میں ناول کی صنف بھی ہے۔

خیالی دنیا سے نکل کر زندگی کے حقیقی مسائل پر مبنی قصہ لکھے جانے لگے ناول کے فن کی باریکیوں کو پرکھا جانے لگا اور اُردو میں اُنھیں رائج کرنے کی کوشیش کی جانے لگی۔اس لحاظ سے ناول کی تعریف اور ناول کے فن سے متعلق بحث کی جائے گی۔

۲) **باب دوّل:** اردو ناول کا ارتقاء:۔

اردو کی جدید نثری اصناف میں ناول ایک ترقی یافتہ صنف ہے۔ناول کی نئی تشکیل گرچہ پریم چند کے ناولوں سے ہوتی ہے لیکن انیسویں صدی کی چھٹی دہائی سے ہی اردو میں باقاعدہ ناول نگاری کا آغاز ہو چکا تھا۔اس دور میں نذیر احمد،رتن ناتھ سرشار، عبدالحلیم شرر اور مرزا ہادی رسوا،جیسے قدآور ادیبوں نے اس میدان میں طبع آزمائی کی۔ان کے ناول نہ صرف انگریزی بلکہ دنیا کی

دوسری زبانوں میں بھی ترجمے کیے گئے۔

پریم چند کے بعد ناول نگاری ایک نئے موڑ پر آ گئی اور پھر ترقی پسند تحریک نے نثر نگاری کو فروغ دینے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی اس تحریک سے متاثر ناول نگاروں نے کئی شاہکار ناول دیے اُن میں سعادت حسن منٹو، راجندر سنگھ بیدی، عصمت چغتائی وغیرہ قابل ذکر ہیں۔اسی طرح زمانے کے رفتار اور بدلتے ہوئے سماجی سیاسی اقدار نے ناول نگاری کو متاثر کیا ان تمام امور کا جائزہ اس باب میں لیا جائے گا۔

۳) **باب سوّم:** اکیسویں صدی کا ادبی وفکری پس منظر:۔

ہر چند اپنے مخصوص بلاغ فکر اور زندگی کے اقدار کا ضامن ہوتا ہے ۱۸۰۷ء کے بعد اردو ادب نے خیالی دنیا سے نکل کر حقیقی دنیا کو اپنایا زندگی کے مسائل اور اُن کی عکاسی اردو ناولوں کا خاصہ بن گئی۔اصلاحی تحریک نے ناول نگاروں سے سماج میں پھلی برائی اور کمیوں کو اُجاگر کر کے اصلاح معاشرہ کا بیڑا اٹھایا یا ترقی پسند تحریک نے دبے کچلے عوام اور کسانوں و مزدوروں کی زندگی کو موضوع بنایا اور سرمایہ دارانہ نظام کے خلاف بغاوت کا علم بلند کیا۔جدو جہد آزادی اور غلامی کے خلاف بھی ناول میں عکاسی کی گئی۔

اکیسویں صدی کی اپنی سوچ اور فکر ہے سائنس اور ٹکنلوجی نے اپنے لیے نئے نئے مسائل و وسائل پیدا کر دیے ہیں اس لئے اُن کی عکاسی ناولوں کا حصہ بنتی جا رہی ہے۔خاص طور سے اکیسویں صدی کے شناخت ترقی پسند معاشرہ، سائنس اور ٹکنالوجی سے مزین آرام آسائش کا رجحان دیگر ممالک میں بسنے کا رجحان، دہشت گردی، حالی نوعیت کے معاشی، سیاسی اور معاشرتی مسائل، قدروں کی شکست ریخت و مع ریت اور عدم محفوظ ہونے کا رجحان، خلائی جنگ ہتھیاروں کی بڑھتی ہوئی مانگ۔دم توڑتی ہوئی انسانیت ترقی پذیر اور ترقی یافتہ ممالک میں عدم توازن یہ ایسی فکر ہے جس نے ناول نگاروں کو بے چین کر دیا ہے اسی پس منظر میں ناول نگاری کے اہم نکات کو تلاش کرنے کی کوششیں کی جائے گی۔

۴) **باب چھارم:** اکیسویں صدی کے نمائندہ ناول نگار:۔

اکیسویں صدی یعنی ۲۰۰۰ سے دور حاضر تک جس طرح کے مسائل اور موضوعات سامنے آئے ہیں انسان کا انسان پر سے بھروسہ اٹھ چکا ہے مصلحت پسندی اور غربت و افلاس کے بڑھتے ہوئے رجحان نے نئی نسل کے فکشن نگاروں کو متاثر کیا ان میں کئی ایسے ناول نگار بھی شامل ہیں جن کا تعلق پرانی نسل سے بھی ہے خاص طور سے شوکت صدیقی، راجندر سنگھ بیدی، عبداللہ حسین، خدیجہ مسور، جمیلہ ہاشمی، جیلانی بانو، انتظار حسین، عنایت احمد علوی، بانو قدسیہ، جوگیندر پال، غضنفر، مظہر الزماں خان، عبدالصمد،

پیغام آفاقی،شموئل احمد،علی امام نقوی، الیاس احمد گدی، اقبال مجید، سیّد محمد اشرف شفق، مشرف عالم ذوقی ،نورالحسنین، یعقوب یاور، ترنم ریاض، شائستہ فاخری، احمد صغیر، وغیرہ ان تمام ناول نگاروں سے متعلق بحث کی جائے گی۔

۵) باب پنجم: اکیسویں صدی کے اہم ناولوں کا تجزیاتی مطالعہ:۔

اکیسویں صدی میں جو ناول لکھے گئے یا لکھے جا رہے ہیں اُن کی فنی خوبیوں اور خامیوں سے بحث کی جائے گی۔اتنا ہی نہیں ان ناولوں کے موضوعات اور اسالیب کا احاطہ کیا جائے گا۔ان ناولوں کے موضوعات میں عصر حاضر کے مسائل بھی ہیں اور ماضی کے حوالوں کی عصری معنویت بھی۔آج کے انسان کا شناخت کا مسئلہ بھی ہے۔اور سماجی مسائل بھی۔

اختتامیہ:

مذکورہ تمام ابواب کی روشنی میں اس بات کا پتہ لگنے کی کوشش کی جائے گی کہ اکیسویں صدی کے ناول نگاری کی کیا کیا خصوصیات ہیں اور انھیں کس حد تک اُن مسائل سے جوڑا جا سکتا ہے جن کا تعلق اکیسویں صدی سے ہے۔

کتابیات:

آخر میں جن کتابوں رسائل سے استفادہ حاصل کیا گیا ہے اُن کی فہرست دی جائے گی۔